بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم۔ منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۸ شعبان ۱۳۸۹ھ - ۲۱ اخاء ۱۳۴۸ ہش - ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۴۳

علمی و دینی مصروفیات اور ذکرِ الٰہی کے ماحول میں تین دن جاری رہنے کے بعد

خدام الاحمدیہ کا ۲۷ واں سالانہ اجتماع کامیابی اور خیر و خوبی کیساتھ اختتام پذیر ہو گیا

اجتماع سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا روح پرور اور بصیرت افروز خطاب

۲۳۵ مجالس کے ۲۵۰۰ خدام کی شرکت۔ نئے سال کیلئے قریباً سوا دو لاکھ روپے کا بجٹ منظور کئے جانیکی سفارش

ربوہ ۲۰ اخاء۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ستائیسواں سالانہ اجتماع جو یہاں ۱۷ اخاء ۱۳۴۸ ہش کو شروع ہوا تھا علمی و دینی مصروفیات نیز دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے پاکیزہ ماحول میں تین دن جاری رہنے کے بعد کل ۱۹ اخاء کی شام کو نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہ صرف ۱۷ اخاء کو مقامِ اجتماع میں تشریف لا کر ایک پُر معارف خطاب اور درد و سوز میں ڈوبی ہوئی اجتماعی دعا سے اس کا افتتاح فرمایا بلکہ ۱۹ اخاء کو از راہِ شفقت اختتامی اجلاس میں بھی تشریف لا کر اجتماع میں شریک جملہ خدام کو بیش بہا نصائح سے پُر ایک روح پرور اور بصیرت افروز خطاب سے نوازا اور پُر سوز اجتماعی دعا کے بعد کمال درجہ محبت و شفقت کے ساتھ انہیں رخصت فرمایا۔

دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کا پاکیزہ ماحول

خدام نے حسبِ معمول یہ تین دن اور ان کی درمیانی راتیں دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے روح پرور ماحول میں بسر کیں۔ پروگرام روزانہ صبح چار بجے نمازِ تہجد کی ادائیگی سے شروع ہو کر قریباً پونے گیارہ بجے شب تک جاری رہتا تھا۔ اس تمام عرصہ میں خدام نے باجماعت نمازِ تہجد اور پنجگانہ نمازوں کی بالالتزام باجماعت ادائیگی کے علاوہ قرآن کریم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے درس سنے نیز تلقینِ عمل کے پروگرام کے تحت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور مہتممین مرکزیہ کی تقاریر سنیں۔ علمی دینی اور ورزشی مقابلہ جات میں ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

مزید برآں خدام کی مجلسِ شوریٰ کے اجلاس بھی منعقد ہوئے جن میں ملک بھر میں پھیلی ہوئی مجالسِ خدام الاحمدیہ کے نمائندوں نے شرکت کی۔ دو نمائندے مجالسِ خدام الاحمدیہ مشرقی پاکستان کی طرف سے بھی شامل ہوئے۔

مختصر کوائف

مجموعی طور پر اجتماع میں ۲۳۵ مجالس کے ۲۵۰۰ خدام نے شرکت کی۔ امسال سالانہ اجتماع میں مجلسِ شوریٰ نے آئندہ دو سال کے لئے نئے صدر خدام الاحمدیہ کے تقرر سے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سفارش بھی پیش کرنا تھی۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کے ماتحت محترم جناب سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے ۱۸ اخاء کو بعد دوپہر مجلسِ شوریٰ کے اجلاس میں تشریف لا کر اپنی زیرِ صدارت انتخاب کرایا۔ صدارت کے لئے ۶ نام پیش ہوئے شوریٰ نے حسبِ قواعد آراء کی تعداد کے لحاظ سے پہلے تین نام یعنی مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب، مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب اور مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کے اسماء حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کئے۔ حضور نے آئندہ سال کیلئے ان میں سے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کی بطور صدر خدام الاحمدیہ تقرری کی منظوری عطا فرمائی۔

شوریٰ میں متعدد تنظیمی اور تربیتی امور سے متعلق اہم سفارشات پیش کرنے کے علاوہ نئے سال کے لئے ۲ لاکھ ۲۰ ہزار دو صد ساٹھ روپے کا بجٹ منظور کرنے کی بھی سفارش کی گئی۔

امسال علمی اور دینی مقابلہ جات میں تلاوتِ قرآنِ کریم، حفظ قرآن کریم، ترجمہ و تفسیر قرآن کریم، مطالعہ احادیث، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، مضمون نویسی، عام معلومات، تقاریر، آذان، نظم خوانی، قصیدہ خوانی (یا عین فیض اللّٰہ والعرفان) مشاہدہ و معائنہ اور پیغام رسانی کے مقابلے شامل تھے ان میں سے اکثر علمی مقابلہ جات عمر اور تعلیمی حیثیت کے لحاظ سے تین مختلف معیار کے تحت منعقد ہوئے اور ان میں بیرونی مجالس اور ربوہ کے خدام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ورزشی مقابلہ جات میں فٹ بال،

(باقی دیکھیں صفحہ ۳ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ فرمان

تمام احمدی اطفال ۲۶ دسمبر تک سورۂ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کر لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۸ اخاء کو اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے تمام احمدی اطفال کو ہدایت فرمائی ہے اور ان سے عہد لیا ہے کہ وہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۹ء (یعنی جلسہ سالانہ) سے پہلے پہلے سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کر لیں گے۔ تمام اطفال اس ارشاد کی فوری تعمیل کریں۔ اطفال الاحمدیہ کے عہدیداران اس امر کی نگرانی کریں کہ تمام اطفال ان کو مقررہ وقت کے اندر اندر یاد کر لیں۔ اللہ تعالیٰ سب اطفال کو یہ سعادت عطا فرمائے کہ وہ حضور پُر نور کے فرمان کی تعمیل کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کریں۔ (آمین)

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۲۰ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کی حرمِ محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● مکرم سید احمد علی صاحب مربی ضلع سیالکوٹ زیرِ ناف درد کی وجہ سے سخت بیمار اور سول ہسپتال سیالکوٹ میں زیرِ علاج ہیں۔ ابھی تک تشخیص نہیں ہو سکی کہ درد اپنڈے سائٹس کا ہے یا دردِ گردہ ہے۔ احبابِ جماعت صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(نظارت اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ اخاء ۱۳۴۸ ہش

حفاظتِ ایمان کا قرآنی طریق

ایک مومن کی سب سے قیمتی متاع اس کا ایمان ہوتا ہے اسی لئے سب سے زیادہ حفاظت وہ اپنی اِس قیمتی متاع ہی کی کرتا ہے۔ وہ کیوں نہ اِس کی حفاظت کرے جبکہ وہ جانتا ہے کہ ایمان ہی اس کی سپر ہے، اگر یہ سپر جاتی رہے یا ضائع ہو جائے تو پھر وہ شیطان کے چنگل میں پھنسے بغیر نہیں رہ سکتا۔ برخلاف اِس کے اگر ایمان سلامت رہے تو پھر اس کو نیک اعمال ہی نہیں بلکہ مقبول اعمالِ نیک بجا لانے کی توفیق ملتی ہے اور اس طرح وہ عنداللہ ایک نہ ختم ہونے والے نیک اجر کا مستحق قرار پاتا ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝
(الانشقاق آیت ۲۶)

یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے مناصبِ حال عمل کئے انہیں ایک نہ ختم ہونے والا اجر ملنے والا ہے۔

برخلاف اِس کے اگر ایمان ضائع ہو جائے تو وہ بزعمِ خود لاکھ نیک اعمال بجا لائے ان کا اسے کوئی اجر نہیں ملتا کیونکہ ایمان نہ ہونے کی وجہ سے اس کے نیک اعمال حبط ہوئے بغیر نہیں رہتے جیساکہ فرمایا:۔

وَمَنْ یَّکْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ (المائدہ آیت ۶)

اور جو شخص ایمان رکھتے ہوئے پھر کفر اختیار کرتا ہے تو سمجھو کہ اس کا عمل ضائع ہو گیا اور وہ آخرت میں گھاٹا پانے والوں میں سے ہو گا۔

اب چونکہ ایمان ایک مومن کی سب سے قیمتی متاع ہوتی ہے اس لئے شیطان مومن کی اِس قیمتی متاع پر ہی ڈاکہ ڈالتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسے مومنوں کا دشمن قرار دیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَہٗ لِیَکُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۝ (فاطر آیت ۷)

شیطان یقیناً تمہارا دشمن ہے پس تم اس کو دشمن ہی سمجھو۔ وہ اپنے ساتھیوں کو صرف اِس لئے ہی بلاتا ہے کہ وہ دوزخی بن جائیں۔

ایمان پر شیطان کے ڈاکہ ڈالنے کا طریق جیساکہ خدا تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بیان فرمایا ہے یہ ہے کہ وہ مومنوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے اور انہیں ان کی بعض خوبیوں یا مال و دولت یا اثر و رسوخ کا حوالہ دے کر ورغلاتا ہے اور انہیں ایک قسم کے غرور، کبر و نخوت اور عُجب و پندار میں مبتلا کر کے تقویٰ کے مقام پر قائم نہیں رہنے دیتا اور اس طرح انہیں اللہ اور اس کے رسول یا خلیفۂ وقت کی اطاعت سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اطاعت سے برگشتہ ہو کر انسان یکدم تقویٰ کے مقام سے گر جاتا ہے اور اپنا ایمان گنوا بیٹھتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ایمان کی حفاظت کا طریق یہ بیان فرمایا ہے کہ جب بھی کوئی شیطانی وسوسہ پیدا ہو ایک مومن کا فرض ہے کہ وہ فوراً ہوشیار ہو جائے اور اطاعت کو لازم پکڑتے ہوئے تقویٰ سے کام لے اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کی آنکھیں کھل جائیں گی اور وہ جان لے گا کہ شیطان اسے جادۂ مستقیم سے ہٹا کر گمراہ کرنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ گمراہ ہونے سے بچ جائے گا اور اس کا ایمان سلامت رہے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّھُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ھُمْ مُّبْصِرُوْنَ (الاعراف آیت ۲۰۲)

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اُس وقت تقویٰ اختیار کیا جب ان کو شیطان کی طرف سے آنے والا کوئی خیال محسوس ہوا اور وہ ہوشیار ہو گئے اور ان کی آنکھیں کھل گئیں (وہ ہدایت پر قائم رہتے ہیں)

اِس آیت میں تقویٰ سے مراد اللہ، رسول اور خلیفۂ وقت کی اطاعت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ انفال آیت ۲ میں مومنوں کو مخاطب کر کے یہی فرمایا ہے کہ اگر تم مومن ہو تو تقویٰ اختیار کرو۔ اور حصولِ تقویٰ کے لئے ضروری ہے کہ اللہ اور رسول (اور رسول میں اس کا جانشین یعنی خلیفۂ وقت بھی شامل ہے) کی اطاعت کو لازم پکڑو۔ پس اللہ، رسول اور خلیفۂ وقت کی اطاعت ہی وہ ذریعہ ہے جسے اختیار کرنے سے ایک مومن تقویٰ کے مقام پر فائز ہو کر اپنی سب سے قیمتی متاع یعنی ایمان کی حفاظت کر سکتا ہے اور اس طرح شیطان کے حملوں سے پوری طرح مامون و محفوظ ہو سکتا ہے۔

ایمان کی حفاظت کا دوسرا ذریعہ دعا ہے اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً (الاعراف آیت ۵۶) کا حکم دیا ہے یعنی یہ کہ تم اپنے رب کو گڑگڑا کر بھی اور چپکے چپکے بھی پکارو اور ساتھ ہی خبردار فرمایا کہ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ کہ اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اِس سے عیاں ہے کہ ایمان کی اِس رنگ میں حفاظت کے لئے کہ انسان شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہو کر حد سے گزرنے والوں میں شامل نہ ہو سکے گڑگڑا کر دعائیں کرنا ضروری ہے کیونکہ جب تک خدا کا فضل شاملِ حال نہ ہو انسان شیطان کے حملوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا ایک بڑا اور سب سے مؤثر ذریعہ دعا ہی ہے۔ اِسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایمان سلامت لے جانے کو بہت نازک معاملہ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ ایمان کی حفاظت سے کبھی غافل نہ ہو اور ایمان کی سلامتی اور خاتمہ بالخیر کے لئے ہمیشہ دعا کرتا رہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اصل میں لوگ نماز میں دنیا کے رونے روتے ہیں اور جو اصل مقصود نماز کا قرب الی اللہ اور ایمان کا سلامت لے جانا ہے اسکی فکر ہی نہیں۔ حالانکہ ایمان سلامت لے جانا بہت بڑا معاملہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب انسان اِس واسطے روتا ہے کہ مجھ کو باایمان اللہ تعالیٰ دنیا سے لے جاوے تو خدا تعالیٰ اس کے اُوپر دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔ بہشت ان کو ملے گا جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں حصولِ ایمان کے لئے روتے ہیں۔ مگر یہ لوگ جب روتے ہیں تو دنیا کے لئے روتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان کو بھلا دے گا۔"
(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۶۶، ۶۷)

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم محض ایمان لانے یا نیک اعمال بجا لانے کو ہی کافی نہ سمجھیں بلکہ اللہ اور رسول اور رسول کی نیابت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو لازم پکڑتے ہوئے ہر آن اپنے ایمان کی حفاظت میں لگے رہیں اور پھر ایمان کی سلامتی اور خاتمہ بالخیر کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا گڑگڑا کر دعائیں کرتے رہیں کیونکہ یہی وہ طریق ہے جسے اختیار کر کے ہم ان گڑھوں اور خندقوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں جو شیطان مومنوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے تیار کیا کرتا ہے۔

مجالسِ انصاراللہ کیلئے

مجالسِ انصاراللہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ سالانہ اجتماع کا پروگرام ایجنڈا و بجٹ اور پوسٹر طبع کروا کر جملہ مجالس کو بذریعہ ڈاک بھجوا دیا گیا ہے جن مجالس کو نہ ملا ہو وہ خط لکھ کر اور منگوا سکتی ہیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

احمدی مبلغ جاپان میں

۔• اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے کام کا آغاز

۔• انفرادی ملاقاتیں اور لٹریچر کی تقسیم ۔• جاپانی زبان سیکھنے کی کوشش

مکرم میجر عبد الحمید صاحب مبلغ جاپان مقیم ٹوکیو

احباب کرام کو الفضل کے ذریعہ یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ عاجز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کے ماتحت فریضۂ تبلیغ اسلام کی ادائیگی کی غرض سے جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو میں وارد ہوا ہے۔ میں ۵ ستمبر ۱۹۶۹ء کو بذریعہ ہوائی جہاز لاہور سے سوار ہو کر ڈھاکہ۔ بنکاک اور ہانگ کانگ ہوتے ہوئے ۸ ستمبر کو بفضلہ تعالیٰ بخیریت یہاں پہنچ گیا۔

عارضی طور پر میں نے ایشیا سینٹر میں رہائش اختیار کی ہے۔ ایشیا سینٹر آف جاپان میں انگریز۔ امریکن۔ کینیڈین۔ آسٹریلین۔ افریقن۔ ایشین غرض۔ ملک و ملت کے لوگ ٹھہرتے ہیں اس لئے مجھے انہیں تبلیغ کرنے کے مواقع میسر آئیں۔ اور اپنی بساط کے مطابق مختلف لوگوں اسلام کا پیغام پہنچایا ہے۔ میرے پاس ابھی لٹریچر نہیں ہے۔ بعض دوستوں کو جنہوں نے اسلام اور احمدیت میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ لٹریچر پہنچانے کے لئے مرکز سے درخواست کی گئی ہے۔ چنانچہ جن اصحاب کے میں نے پتے بھجوائے تھے۔ بلا تاخیر انہیں لٹریچر مہیا کر دیا گیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو تبلیغ کی گئی۔ ان میں سے ایک دوست ڈاکٹر عیسےٰ صاحب ہیں۔ یہ جنوبی کوریا کے دارالحکومت Seoul میں پریکٹس کرتے ہیں انہوں نے بتایا کہ ان کے چچا حاجی صابری صاحب جنوبی کوریا کے مسلمانوں کی ایسوسی ایشن کے پریذیڈنٹ ہیں اور اسلام کے لئے دلی تڑپ رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف سے معلوم ہوا کہ جنوبی کوریا میں ۱۹۵۰ء میں جو جنگ ہوئی۔ اس میں کچھ ترک مسلمان آئے تھے۔ ان کے ذریعہ کچھ لوگ مسلمان ہو گئے۔ مگر ان کی تربیت کا کوئی سامان نہیں ہوا۔ لہذا حاجی صاحب نے ڈاکٹر عیسےٰ صاحب کو مسلمان ممالک کا دورہ کرنے کے لئے بھیجا۔ تاکہ وہ اسلام کے متعلق صحیح معلومات حاصل کر سکیں۔ پہلے وہ تین ماہ ملیشیا میں ٹھہریں گے۔ پھر وہ عرب وغیرہ ممالک میں جائیں گے۔ میں نے انہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام تفصیل کے ساتھ دیا۔ اور ساتھ ہی درخواست کی کہ ایک تو وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھیں۔ اور دوسرے ربوہ جا کر خود دیکھیں کہ چار دانگ عالم میں اسلام پھیلانے کے لئے وہاں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ احمدیہ جماعت اور دوسرے اسلامی فرقوں کا مطالعہ کریں گے۔ اور موازنہ کر کے جہاں بھی انہیں صداقت ملے گی۔ اسے قبول کر کے اسلام کی خدمت کریں گے۔ انہیں [illegible] کے پتہ پر لٹریچر بھجوا دیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی حاجی صابری صاحب کی خدمت میں ایک تبلیغی خط بھی لکھا ہے۔

مرا اصل کام تو جاپان میں تبلیغ اسلام ہے۔ مجھے سب نے مشورہ دیا کہ جاپانی زبان سیکھنے کے بغیر یہاں تبلیغ اسلام نہیں ہو سکتی۔ پادری تاجر اور طالب علم وغیرہ جب یہاں آتے ہیں۔ تو سب سے پہلے وہ زبان سیکھتے ہیں۔ کیونکہ کوئی شاذ کے طور پر یہاں انگریزی جانتے تو جانے۔ ورنہ اکثریت انگریزی میں گفتگو نہ تو کر سکتی ہے۔ اور نہ انگریزی کو سمجھ سکتی ہے۔ عجیب بات ہے کہ جاپانیوں نے کلیتہً امریکن لباس اور تمدن اپنا لیا ہے۔ مگر انگریزی زبان سیکھنے کی طرف انہوں نے بالکل توجہ نہیں کی۔ جاپانی سیکھنے کے لئے مجھے ایک سکول میں داخل ہونے کا مشورہ دیا گیا۔ یہ سکول Shibaya میں واقع ہے۔ جو یہاں سے تین اسٹیشن دور ہے۔ اتفاق سے اس کا (Semester) سمسٹر ۱۶ ستمبر ۱۹۶۹ء کو شروع ہو رہا تھا۔ میں نے فوراً اس میں داخلہ لے لیا ہے۔ یہ سمسٹر ۱۹ دسمبر ۱۹۶۹ء تک کو ختم ہوتا ہے۔ جاپانی زبان اتنی مشکل ہے کہ اس سمسٹر میں پرائمر کے کچھ اسباق پڑھائے جاتے ہیں۔ اور زبان کے متعلق طالب علم ابتدائی تعلیم Romanی الفاظ میں حاصل کرتا ہے جاپانی حروف کا سیکھنا اس میں شامل نہیں گو بعض حروف کی شناخت کے لئے انہوں نے ایک ایوننگ کلاس رکھی ہوئی ہے۔ جس میں ایک پیریڈ کے لئے ہر منگل کے روز شام کو جانا پڑتا ہے۔ اس قسم کے تمام سمسٹر میں صرف دس پیریڈ مقرر ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے ۱۶ ستمبر سے میں نے داخلہ لے لیا ہے۔ اور اب باقاعدہ سکول جاتا ہوں۔ جوں جوں وقت گزرتا ہے اسباق مشکل ہوتے جاتے ہیں۔ اس سمسٹر میں بے شمار غیر ملکی طالب علم جاپانی سیکھتے ہیں۔ کچھ مشنری ہیں کچھ تاجر ہیں۔ کچھ جاپان یونیورسٹی میں داخلہ حاصل کرنے کے لئے جاپانی سیکھ رہے ہیں۔ اور کچھ یونہی شوق سے زبان سیکھنے کی غرض سے داخل ہوتے ہیں۔ جاپانی زبان پڑھانے کے لئے بالعموم استانیاں مقرر ہیں جو انگریزی بہت کم جانتی ہیں۔ جاپانی زبان میں ہی بات کرتی ہیں اور جاپانی زبان میں ہی اپنا مافی الضمیر ادا کرتی ہیں اور طالب علموں سے بھی یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ جاپانی میں گفتگو کریں۔ پڑھائی سائنٹفک طریق سے ہوتی ہے۔ اور تلفظ پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ گرائمر بھی پڑھائی جاتی ہے۔ میرے پاس جاپانی زبان میں کچھ کتابیں پہلے سے تھیں۔ مگر کچھ سمجھ میں نہیں آ رہی تھیں۔ حالانکہ وہ رومن حروف میں لکھی ہوئی تھیں۔ یہاں بھی پہلے سمسٹر میں رومن ہی میں جاپانی سکھائی جاتی ہے۔ شائد دوسرے سمسٹر میں بھی رومن میں سکھائی جائے گی۔

یہاں پر عیسائی لوگوں میں عیسائیت پھیلانے کے لئے پورا زور صرف کر رہے ہیں۔ ان کے ۳۶ چرچ ہیں۔ یہ صرف ٹوکیو کے کلیساؤں کی تعداد ہے جو میں نے انگریزی اخبار سے لی ہے۔ مضافات کے چرچ اس کے علاوہ ہیں۔ اسی طرح یوکوہاما کوبے۔ اوساکا اور دوسرے شہروں میں بے شمار چرچ ہیں۔ دوسری طرف مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ ایک پرانی سی مسجد ہے۔ کچھ لوگ وہاں نماز کے لئے چلے جاتے ہیں۔ البتہ مسلمانوں کی ایک ایسوسی ایشن عرصہ دراز سے قائم ہے جس کے صدر جاپان کے رہنے والے نومسلم عبدالکریم ساتو ہیں۔ جو یہاں کسی یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ ان کے عزائم تو بڑے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ مسلم حکومتیں انہیں امداد دیں گی۔ اور وہ بڑے پیمانہ پر اسلامک سنٹر کھولیں گے مگر سنا ہے کہ لوگ اس ایسوسی ایشن کو شک کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ اور اب تک وہ کوئی ٹھوس کام کرنے سے قاصر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے جو جماعت تیار کی ہے۔ وہ انتہائی بے سروسامانی کی حالت میں اسلام کا پرچم چار دانگ عالم میں بلند کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کر رہی ہے۔ دنیاوی وسائل کے لحاظ سے ہماری مثال ایک ذرہ کی ہے۔ مگر جس طرح خدا تعالیٰ کا بنایا ہوا جسمانی ذرہ اپنے اندر بے پناہ طاقت رکھتا ہے۔ اسی طرح امید واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے تیار کئے ہوئے اس روحانی ذرہ کی بے پناہ طاقت کا بھی لوگ اپنی آنکھوں سے کسی دن مشاہدہ کریں گے۔ عیسائیت اور دہریت کا بت خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ پاش پاش ہو گا اور اسلام کا پرچم پھر دنیا کے کونے کونے میں لہرائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جاپان میں جہاں دہریت ہی دہریت ہے اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر توکل کر کے جماعت احمدیہ کے مشن کی بنیاد رکھی ہے۔ اور اس عاجز کو بھیجا ہے تاکہ تبلیغ اسلام کا کام اسی طرح شروع کیا جائے جس طرح امریکہ۔ افریقہ یورپ اور دیگر ممالک میں نہایت عمدگی سے سرانجام پا رہا ہے۔ ہر چند کہ یہ عاجز اپنی کم مائگی کا معترف ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ چاہے تو ایک بے جان پتھر سے بھی کام لے سکتا ہے۔ لہذا نہایت عاجزی سے احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ خود ہی اس مشن کو نہایت عمدگی سے چلانے کا انتظام فرمائے اور اس عاجز کو اپنی شامت اعمال کی وجہ سے شرمندہ نہ ہونے دے۔ آمین

شورٰے مرکزی اجتماع انصار اللہ کے لئے نمائندوں کے اسماء جلد بھجوائے جائیں (قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے روح پرور ماحول میں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چودھواں سالانہ اجتماع

چوبیس ۲۴ پچیس ۲۵ چھبیس ۲۶ اخاء ۱۳۴۸ ہش

اکتوبر ۱۹۶۹ء

کو

اپنی مخصوص روایات

کے ساتھ

ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں

شریک ہو کر اس کی عظیم روحانی برکات سے مستفیض ہوں

(مرزا مبارک احمد صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ)

۱۲ اکتوبر ۱۹۶۹ء

یاد رفتگان

ایاز محمود کے قدموں میں

(مکرم کریم احمد صاحب نسیم ابن حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب داؤد خیل)

والد محترم حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق سن شعور کے زمانہ سے ہم سب بھائی بہنوں کو یہی احساس رہتا تھا کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک امانت ہمارے گھر میں ہیں۔ اور ہمیں ان کے عہد وفاداری کو نبھانے میں ہر طرح ان کی مدد کرنی ہے۔ اور قربانی دینی ہے سو الحمد للہ کہ وہ عہد جو اپنے آقا کے ساتھ انہوں نے اپنی جان کی بازی لگا کر باندھا تھا وہ پورا کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

محمود و ایاز کا جو قصہ ہم سنا کرتے تھے اسے حقیقت کے رنگ میں ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ ۱۹۱۸ء کا زمانہ تھا کہ حضرت والد صاحب اپنے پیشہ میں کامیاب دنیا کی نظر میں مقبول راجندر ہسپتال پٹیالہ میں بصد انہماک خلق خدا کی خدمت میں مصروف تھے۔ وہ اپنے رشتہ داروں کے لئے سہارا بنے ہوئے تھے۔ اچانک حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا تار آیا "انفلوائنزا وبائی صورت میں پھیلا ہوا ہے میں خود بیمار ہوں۔ تمہاری ضرورت ہے"

کھڑے پاؤں تیار ہو گئے۔ چھٹی کے لئے اپنے افسر کے پاس حاضر ہوئے۔ حالات کے لحاظ سے کوئی بھی افسر اس وقت چھٹی نہیں دے سکتا تھا لیکن بصد منت دو دن کی چھٹی لینے میں کامیاب ہو گئے۔ اور ۲۴ گھنٹوں کے اندر ایاز اپنے محمودؓ کے قدموں میں پہنچ گیا۔ دیکھا کہ حضور بیمار ہیں اور بہت گھبراہٹ ہے۔ فوراً معائنہ کیا اور تسلی دی کہ دل اور پھیپھڑوں کی حالت بالکل ٹھیک ہے فکر کی کوئی بات نہیں۔ حضور نے اپنے ہی کمرے میں ہاں اسی کمرے میں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رہا کرتے تھے۔ ان کے ٹھہرنے کا انتظام کیا۔ دو دن کی چھٹی تین مہینے کی رخصت میں بدل گئی۔ دونوں ایک ہی کمرے میں رہتے اکٹھے کھانا کھاتے۔ اکٹھے نمازیں پڑھتے۔ کبھی آقا امامت کرواتا اور کبھی غلام۔ آخر تین مہینے گزر گئے۔ طوعاً وکرہاً آقا نے اپنے غلام کو قصبہ سے باہر آکر پٹیالہ کے لئے رخصت کیا لیکن ایازی رنگ کی خدمت آقا کے دل میں گھر کر گئی۔ پندرہ دن کے اندر اندر چھ ماہ کی رخصت پر اپنے ایاز کو اپنے پاس باصرار بلا لیا۔ حضور بنفس نفیس اپنے عزیز بیٹے (صاحبزادہ) مرزا مبارک احمد صاحب کو لئے ہوئے تانگہ میں بیٹھ کر استقبال کے لئے قصبہ سے باہر تشریف لے گئے۔ اور اپنے جاں نثار خادم کو شرف معانقہ بخشا۔ اور خوش بخوش گھر آئے۔ اور اپنے ہی گھر کے ایک حصہ میں ٹھہرایا۔ پٹیالہ سے واپسی کے مطالبے ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ راجندر ہسپتال کے سول سرجن ڈاکٹر گنگا بشن نے خاص پیغامبر حضور کی خدمت میں بھیجا۔ کہ ہمارے ڈاکٹر بیٹے کو واپس بھیجدیں۔ حضور نے جواب دیا کہ وہ جن کا بیٹا تھا ان کے پاس پہنچ گیا ہے۔ محمودؓ کے ایاز نے اپنے آقا کا اشارہ سمجھ لیا۔ اسی وقت استعفیٰ لکھ کر بھیجدیا۔ اور مستقل طور پر اپنے آقا کے قدموں میں آبسے۔ اس طرح ایک لمبی رفاقت کا آغاز ہوا۔ اس رفاقت نے نوجوانی سے آغاز کیا۔ جوانی گزری ادھیڑ عمر گزری۔ بڑھاپا آیا۔ خوشیاں دیکھیں ساتھ ہی زمانے کی تلخیاں بھی سہیں۔ بعض لوگوں نے اس رفاقت کو توڑنے کے لئے پورا زور لگایا لیکن خدائی منشا کے مطابق ایسا نہ ہو سکا۔ ایاز کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔ بعض نے سمجھا کہ اس نے شاید بہت دولت جمع کر لی ہو گی۔ لیکن ایاز اپنی فاقہ مستی میں ہی خوش تھا اور اپنے مولیٰ سے مرد کا طلبگار۔ قناعت کے حصار میں بیٹھا ہوا ثابت قدمی کے ساتھ اپنے آقا کے قدموں میں اس کے آخری سانس تک موجود رہا۔

یہ لمبی رفاقت اپنے اندر ہزاروں داستانیں لئے ہوئے ہے۔ اس میں بیرونی ممالک کے سفر بھی ہیں۔ برعظیم کے دل و عرض کے سفر بھی ہیں۔ پہاڑ بھی ہیں۔ دریا بھی ہیں۔ گھر کا ماحول بھی ہے۔ بیرونی مخالفتیں بھی ہیں اور اندرونی فتنے بھی ہیں حتیٰ کہ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کا پرآشوب زمانہ آگیا۔ قادیان کی پیاری مقدس بستی کو چھوڑنے کا سوال ہر فرد کو پریشان کئے ہوئے تھا کہ قدرت نے پھر ایاز کے لئے جاں نثاری کا ایک موقعہ پیدا کر دیا کہ آقا اپنے قیمتی کاغذات اور دیگر ضروری سامان اپنے وفادار خادم کے حوالے کر دیتا ہے کہ تم انہیں لے کر آج ہی لاہور روانہ ہو جاؤ۔ اور اس امانت کو بحفاظت پہنچاؤ۔ یہ جاں نثار خادم اپنے گھر آتا ہے بیوی کو صرف اتنا کہتا ہے کہ مجھے ابھی لاہور جانے کا حکم ہوا ہے۔ میں جا رہا ہوں تم سب کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں میرے لئے دعا کرنا۔ میں بہت اہم کام پر جا رہا ہوں۔ اپنے ایک بیٹے کو اور اپنے ایک اور عزیز عبدالرشید کو لے کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے ایک ٹرنک دکھایا اور اپنے خادم کو روانہ ہونے کا اشارہ کیا۔ ہم دو نوجوانوں کو حکم ہوا۔ اسے اٹھا کر باہر لے جاؤ۔ اور سوار کرنے میں مدد دو۔ قصر خلافت سے باہر آکر معلوم ہوا کہ جس ٹرک والے نے ساتھ لے جانا تھا وہ جا چکا ہے۔ لیکن حضور کا حکم تھا کہ بہر حال آج ضرور جانا ہے۔ ٹرنک اٹھائے ہوئے قادیان کی بستی میں چکر لگاتے رہے کہ شاید کوئی جانے والا مل جائے۔ حتیٰ کہ ریلوے سٹیشن قادیان تک پہنچ گئے۔ بارشوں کی وجہ سے پیدل چلنا بھی قریباً ناممکن تھا آخر بعد دوپہر تین بجے ایک چھوٹا ڈاج ٹرک جو کہ ایزیا کے ملٹری کمانڈر کو لے کر بٹالہ جا رہا تھا مل گیا۔ نیک محمد خان صاحب غزنوی مرحوم کے ساتھ اس میں سوار ہو کر بٹالہ روانہ ہو گئے۔ جہاں تین دن سخت بھوک پیاس برداشت کرتے ہوئے آخر لاہور اپنے آقا کی امانت لے کر پہنچ گئے۔ جاں نثاری اور وفاداری کا یہی وہ جذبہ تھا۔ جس کی وجہ سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ان کو ایک آن اپنے سے جدا رکھنا پسند نہ فرماتے تھے۔ اور زندگی کے آخری سالوں میں بھی اپنے ساتھ والا کمرہ ڈاکٹر صاحب کو عنایت فرما دیا آقا کا حکم اپنے خادم کو یہ تھا کہ تم نے یہیں سونا ہے یہیں نمازیں پڑھنی ہیں۔ جاں نثار خادم نے اپنی زندگی کے آخری ایام بھی اپنے بیوی بچوں سے جدا رہ کر بڑھاپے کی تمام تر تکالیف کو برداشت کرتے ہوئے اپنے آقا کے حکم کے مطابق حضور کے قدموں میں ہی گزارے

اپنے محمود (رضی اللہ عنہ) کے اس جہاں سے رخصت ہونے کے بعد اس کا ایاز بھی زیادہ دیر تک اس کی جدائی برداشت نہ کر سکا۔ اور ڈیڑھ سال سخت کرب کی حالت میں گزار کر آخر اس سے جا ملا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ

ہر چند کہ بیگانۂ بیداد ہے مومن
وقت آئے تو اک تیغ خداداد ہے مومن

خوش خُلق و خوش آہنگ و خوش آداب و خوش اطوار
دل بستہ و دلدادہ و دلشاد ہے مومن

پھولوں کی مجالس ہوں تو مانندِ صبا ہے
پتھر کی منازل ہوں تو فرہاد ہے مومن

اپنوں کی رفاقت ہو تو الطاف کا پیکر
غیروں کا تقابل ہو تو شداد ہے مومن

القصہ خود اپنی ہی تجلّی کی فضا میں
پابند ہے مومن کبھی آزاد ہے مومن

"ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن"

عبدالسلام اختر ایم۔اے

وقف عارضی کے دوسرے دور میں وقف کرنیوالی مستورات

یکم مئی ۶۹ء سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دوسرے دور وقف عارضی کا پانچ سال کا اجراء فرمایا ہے۔ اس وقف عارضی میں جو مستورات حصہ لے چکی ہیں ان کے نام بطور تحریک دعا علیحدہ طور پر شائع کئے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

۱۔ محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ ربوہ آباد
۲۔ " خدیجہ بیگم صاحبہ دارالیمن ربوہ
۳۔ " نواب بی بی صاحبہ گوٹھ عبدالرحمٰن ضلع نوابشاہ
۴۔ " رمضان بی بی صاحبہ " "
۵۔ " نصرت جہاں صاحبہ ربوہ آباد
۶۔ " حنیفہ بیگم صاحبہ چک چیچہ ضلع گوجرانوالہ
۷۔ " غلام فاطمہ صاحبہ چک ۹۱-۸/۱۰-۸ محمود آباد
۸۔ " رشیدہ بیگم صاحبہ مراد ضلع بہاولپور
۹۔ " طاہرہ بیگم صاحبہ گوٹھ غلام محمد ضلع خیرپور
۱۰۔ " غلام صغریٰ صاحبہ مدرسہ چیچہ۔ ضلع گوجرانوالہ
۱۱۔ " عائشہ بی بی بیٹ چینی والا ضلع ڈیرہ غازیخان
۱۲۔ " شاہدہ نسیم صاحبہ چک ۹۶ گ ب لائلپور
۱۳۔ " صدیقہ بیگم صاحبہ چک " "
۱۴۔ " فاطمہ بیگم صاحبہ ۳۶۸/۳۵۰ ضلع مظفر گڑھ
۱۵۔ " ظل بیگم صاحبہ چک ۹۶ گ ب لائلپور
۱۶۔ " اقبال بیگم صاحبہ چک ۳۶۸/۳۵۰ ضلع مظفر گڑھ
۱۷۔ " عائشہ بی بی صاحبہ چک ۷۸ سرگودھا
۱۸۔ " امۃ الباسط صاحبہ بہاولپور
۱۹۔ " امۃ الحفیظ صاحبہ کوئٹہ
۲۰۔ " نعمت بی بی صاحبہ چک سکندر ضلع گجرات
۲۱۔ " عنایت بی بی صاحبہ " "
۲۲۔ " جمیلہ بیگم صاحبہ بہاولپور
۲۳۔ " ریحانہ سعید صاحبہ سیکرٹری ایریا ربوہ
۲۴۔ " رابعہ بشریٰ صاحبہ ربوہ
۲۵۔ " رسول بی بی صاحبہ چک ۵۵۹ تحصیل جڑانوالہ
۲۶۔ " شریفہ بی بی صاحبہ " "
۲۷۔ " سردار بی بی صاحبہ چک ۵۶۳ "
۲۸۔ " زبیدہ بیگم صاحبہ " "
۲۹۔ " امینہ بیگم صاحبہ چک ۵۶۵ "
۳۰۔ " بشیرہ بی بی صاحبہ " "
۳۱۔ " حشمت بی بی صاحبہ گنگا پور لائلپور
۳۲۔ " مسعودہ بیگم صاحبہ " "
۳۳۔ " بشریٰ بیگم صاحبہ پیرکوٹ گوجرانوالہ
۳۴۔ " رحمت بی بی صاحبہ علی پور چٹھہ
۳۵۔ " سرداراں بیگم صاحبہ چک ۹۶ گ ب لائلپور
۳۶۔ " عمر بی بی صاحبہ خانپور جنوبی ڈیرہ غازیخان
۳۷۔ " رشیدہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ
۳۸۔ " نسیم اختر صاحبہ چک ۵۵۶ گ ب لائلپور
۳۹۔ " ہاجرہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ
۴۰۔ " اقبال بیگم صاحبہ "
۴۱۔ " صغراں بیگم صاحبہ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ
۴۲۔ " جنت بی بی صاحبہ چک سکندر گجرات
۴۳۔ " آمنہ بیگم صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ
۴۴۔ " محترمہ بیگم صاحبہ مرزا مبارک احمد حیدرآباد
۴۵۔ " طاہرہ طلعت صاحبہ لاہور
۴۶۔ " مریم صدیقہ صاحبہ کھاریاں
۴۷۔ " بھاگ بھری صاحبہ "
۴۸۔ " اقبال بیگم صاحبہ کراچی (باقی)

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی ضرورت ہے صرف وہی نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مورخہ ۲۰ ثبوت (نومبر) ۱۳۴۸ ہش / ۱۹۶۹ء سیکرٹری کمیشن (ناظر بیت المال آمد) کے نام بھجوائیں تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ہونا ضروری ہے اور عمر ۱۸ سال سے زائد اور ۲۸ سال سے کم ہو جو امیدوار کمیشن کے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے انہیں تاریخ تقرری سے ۹۰/- روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ ایک سال کا عرصہ امتحانی ہوگا۔ اس عرصہ میں امیدوار کا ٹائپ سیکھنا ضروری ہوگا جس کی رفتار ۳۰ الفاظ فی منٹ ہوگی۔ اس کے بعد اگر محررین کا کام تسلی بخش ہوا تو ان کا استقلال ہو سکے گا۔ مستقل ہو جانے کے بعد ۲۲۰-۶-EB / ۱۶۰-۵-EB / ۱۳۰-۴-۹۰ کا گریڈ دیا جائے گا۔ البتہ وہ گریجوایٹ جنہوں نے تمام مضامین بی اے کا امتحان پاس کیا ہو انہیں ابتدائی تنخواہ ۱۱۵ روپے ماہوار اور گریڈ ۲۶۰-۱۰/۳۰۰-۸/۱۶۰-۶/۱۳۰-۵ دیا جا سکے گا درخواست میں درج ذیل کوائف درج کئے جائیں نامکمل درخواستوں کو زیر غور نہیں لایا جائے گا۔

کوائف

۱۔ نام امیدوار معہ مکمل پتہ
۲۔ ولدیت
۳۔ تعلیمی قابلیت
۴۔ تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند
۵۔ سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو
۶۔ جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ
۷۔ چال چلن و دینی حالت کے متعلق امیر صاحب جماعت یا پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔

نوٹ:۔ تاریخ امتحان اور انٹرویو کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

(ناظر بیت المال آمد سیکرٹری کمیشن)

قرارداد تعزیت

مجلس خدام الاحمدیہ خوشاب کا ایک ہنگامی اجلاس مکرم عبدالغفار خان صاحب قائد مجلس کی زیر صدارت ہوا۔ جس میں اس اطلاع پر دلی رنج و غم کا اظہار کیا گیا کہ چوہدری نصیر احمد ناصر منتظم خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا ایک حادثہ میں وفات پا گئے ہیں مجلس خدام الاحمدیہ خوشاب کی دلی دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس مخلص شہید نوجوان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(ممبران مجلس خدام الاحمدیہ خوشاب)

دعائے مغفرت

میرے ماموں جان محمد لطیف صاحب کا سب سے چھوٹا بچہ عزیزم مظفر احمد چند یوم بیمار رہ کر بعمر قریباً ڈیڑھ سال مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاندان کو صبر جمیل دے اور نعم البدل عطا فرمادے۔ آمین۔

(محمد جلال شمس۔ شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

دوسروں کی بجائے اپنے عیب دیکھئے

قرآن حکیم کی تعلیمات کے مطابق تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ لہٰذا انہیں پورے اخلاص و محبت کے ساتھ ایک دوسرے کا خیر خواہ اور ان کی جان و مال اور عزت و آبرو کا محافظ بن کر رہنا چاہیئے۔ کسی کو طعنہ دینا کسی کو نام دھرنا یا کسی کی غیبت کرنا یہ سب کام معاشرے میں عداوت اور دشمنی کی آگ بھڑکانے اور فتنہ و فساد برپا کرنے کا موجب بنتے ہیں خصوصیت کے ساتھ غیبت جو ایک نہایت ہی گھناؤنا اور بزدلانہ فعل ہے منافرت پھیلا پھیلا کر بڑی بڑی خرابیوں کا باعث بنتا ہے قرآن پھیلا پھیلا کر بڑی بڑی خرابیوں کا باعث بنتا ہے قرآن حکیم نے غیبت سے بچنے کی تعلیم دی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ "کسی کی ٹوہ میں نہ لگے رہو۔ اور ایک دوسرے کو اس کی پیٹھ پیچھے برا نہ کہو۔ کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے۔ اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ تعالےٰ توبہ قبول کرنے اور رحم کرنے والا ہے"۔

عیب جوئی

اس آیت کریمہ میں ایک دوسرے کے عیب تلاش کرنے اور لوگوں کے سامنے بیان کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اسی فعل کو مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دے کر اس سے نفرت دلائی گئی ہے اس تشبیہ کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح مرا ہوا آدمی اپنا گوشت کھانے سے کسی کو نہیں روک سکتا اسی طرح غائب آدمی بھی غیبت کرنے والے کو روکنے سے عاجز ہوتا ہے اس تشبیہ میں یہ اشارہ بھی ہے کہ جس طرح مرے ہوئے انسان کا گوشت کھانا سنگدلی ہے اسی طرح غیبت کر کے کسی بھائی کی آبرو کو نقصان پہنچانا بھی بڑا ظلم ہے۔ مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے کی طرح غیبت میں برائی کا پہلو بھی نمایاں ہے بہرحال غیبت ایسا گھناؤنا فعل ہے کہ جس سے ہر اچھے انسان کو نفرت رکھنی چاہیئے غیبت سے بچنے کے لئے اس کی حقیقت کو جاننا ضروری ہے۔ غیبت کی حقیقت یہ ہے کہ کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی کوئی ایسی بات بیان کی جائے جسے سن کر اسے رنج پہنچے۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو دوسروں کے وہی عیب بیان کرتے ہیں جو ان میں ہیں۔ غیبت کی اسی حقیقت کو سمجھ لینے سے ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں اس کا نام غیبت ہے۔ ورنہ جو عیب کسی میں موجود نہ ہو اسے بیان کرنا تہمت کہلاتا ہے۔

غیبت بظاہر زبان کا فعل ہے لیکن اگر غیبت کرنے والا اپنے دل کو ٹٹول کر دیکھے تو اسے اس کی بنیاد میں دوسروں سے حسد اور عداوت، کینہ اور کم از کم اس کی تحقیر کا جذبہ ضرور ملے گا۔ اور اسے ماننا پڑے گا کہ غیبت کا گناہ دل کی خرابی سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں غیبت سے منع کرنے کے بعد خدا سے ڈرنے اور غیبت سے توبہ کرنے پر خدا کے فضل و کرم کی بشارت دی گئی ہے

غیبت سننا

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے کہ "جن باتوں کی تمہیں خبر نہیں ہے ان کا کھوج نہ لگاؤ۔ کیونکہ خدا کے حضور کانوں آنکھوں اور دلوں غرض سب اعضاء کی بازپرس ہوتی ہے تم ان سے کیا کام لیتے رہے ہو"۔

غیبت کرنے کی طرح غیبت سننا بھی گناہ ہے۔ معلم قرآن جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "غیبت کرنے اور اس کو سننے والا دونوں گناہ میں شریک ہیں"۔

حقیقت یہ ہے کہ غیبت سننا نہ صرف گناہ ہے بلکہ غیبت کرنے والے کا حوصلہ بڑھانے کا ذریعہ بھی ہے اگر لوگ غیبت سننا چھوڑ دیں تو غیبت کرنے والے بھی رفتہ رفتہ اس گناہ سے باز آجائیں۔

غیبت کی برائی ظاہر کرنے کے لئے حضرت علی علیہ السلام نے بڑی اچھی مثال بیان فرمائی ہے۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ اگر تمہارا کوئی بھائی سو رہا ہو تو اور ہوا نے اس کا کپڑا اٹھا کر اسے بے پردہ کر دیا ہو تو تم کیا کرو گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اسے ڈھانپ دیں گے اور پھر جگا دیں گے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا تم ایسا نہیں کرو گے بلکہ آگے بڑھ کر اس کا باقی لباس بھی اتار دو گے۔ انہوں نے تعجب سے عرض کیا کہ آخر ہم ایسا کیوں کرنے لگے! آپ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص کسی کی غیبت سنتا یا دیکھتا ہے اور پھر لوگوں کو سناتا پھرتا ہے تو وہ اس سے بھی زیادہ برا کام کرتا ہے۔

ایک بزرگ کا قول ہے کہ جو شخص کسی کی غیبت سنتا اور چپ رہتا ہے یعنی اسے غیبت کرنے سے نہیں روکتا اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو آدم خور کتوں میں گھرا ہوا دیکھے کہ وہ اس کی بوٹیاں نوچ رہے ہوں اور اسے کتوں سے بچانے کے لئے کوئی ترس نہ آئے۔ سوچنے کی بات ہے کہ کیا اس سے بڑھ کر بے رحمی کی کوئی مثال ہو سکتی ہے

عزت و آبرو

حقیقت یہ ہے کہ کسی کی عزت و آبرو کو نقصان پہنچانا، اس کا گوشت پوست کھانے سے بھی بڑا ظلم ہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے غیبت کو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت پوست کھانے کی مانند ظالمانہ فعل قرار دیا ہے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ "اچھا مسلمان وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھوں کی تکلیفوں سے لوگ محفوظ رہیں"

غیبت سننے والوں کو یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ غیبت کرنے والا شخص ان کا ہمدرد نہیں ہے وہ تو لذت گناہ میں مبتلا ہے اس لئے جس طرح لوگوں کے عیبوں کو سنا ہے دوسروں کو بھی ضرور کہہ سنائے گا۔ اس لئے ان کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کی اپنی عزت کی حفاظت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ یہ کسی کی غیبت سننے سے بچنے کی کوشش کیا کریں۔

بعض لوگوں کی حالت اس قدر گری ہوئی ہوتی ہے کہ جب کوئی شخص ان کے سامنے کسی کا عیب بیان کرے تو اسے غیبت سے روکنا تو درکنار وہ خود لوگوں کے عیب بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں ایسے لوگ زبانوں اور کانوں کی ناجائز لذت سے بڑھ کر دل کی بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں۔

اپنے عیب

غیبت سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم دوسروں کے عیب ڈھونڈنے کی بجائے اپنے عیبوں کو دیکھنے اور دور کرنے کی کوشش میں لگ جائیں۔ اس طرح ہمیں اپنی اصلاح کی توفیق بھی ملے گی اور دوسروں کی غیبت کرنے اور سننے سے بھی نجات مل جائے گی!

(ماخوذ)

درخواست دعا

خاکسار کو تقریباً تین ماہ سے بائیں کولہے میں درد رہتا ہے۔ باوجود علاج معالجہ کے افاقہ نہیں ہو رہا۔ جملہ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے خاکسار کو شفا بخشے اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرما دے آمین

(منشی محمد لطیف ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

حیوانات کی جملہ امراض

اپھارہ۔ قولنج۔ تھنوں کی سوزش۔ گرم سرد ہو جانا جوڑوں کی درد۔ پیشاب کے راستے خون آنا۔ دودھ کم ہو جانا۔ بدہضمی۔ بھوک کی کمی۔ کھانسی، دم کشی۔ گلی گھوٹو۔ مونہہ کھر وغیرہ کے لئے ہماری تیار کردہ تیر بہدف دوائیں استعمال کریں۔ قیمت فی پیکٹ ۱/ درجن پر ۳۳ فی صد کمیشن دو درجن پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی تفصیلی پمفلٹ مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

جماعت احمدیہ کوئٹہ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب ایجنٹ الفضل احمدیہ سپیکیز 6-7/39 طوغی روڈ کوئٹہ سے طلب فرمائیں

(مینیجر الفضل)

بعدالت جناب چوہدری فیض احمد اسلم صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و سول جج بااختیارات گارڈین جج لائلپور

بمقدمہ گارڈین ۱۲۸ آف ۱۹۶۹ء

بنام درخواست تقرری گارڈین نسبت جائداد و ذات نابالغ سلیم پسر شاہ دین۔

شاہ دین بنام عوام الناس

ہرگاہ مدعی نے درخواست مندرجہ عنوان بالا عدالت ہذا میں دائر کی ہے۔ لہٰذا عوام الناس کو بذریعہ اخبار ہذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی کو کوئی عذر نسبت درخواست ہذا ہو تو وہ ۲۸ ۱۰/۶۹ بوقت ۷½ بجے صبح حاضر عدالت ہذا آکر پیش کرے بصورت دیگر کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۱۱ ۱۰/۶۹ میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کی گئی۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو ترقی دیں

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے مختصر کوائف

بقیہ صفحہ اوّل

والی بال، کبڈی، رسہ کشی وغیرہ ٹیمیں شامل تھیں۔ علاوہ ازیں غلیل، دوڑوں، اونچی اور لمبی چھلانگوں، نیزہ پھینکنے اور کلائی پکڑنے کے مقابلہ جات شامل تھے۔ مجلس اور ان کے خدام نے ان مقابلوں میں بھی خوب ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ اور ان مقابلہ جات کے وقت کھیل کے میدانوں میں خوب رونق رہی۔

اسلامی اجتماع کے موقعہ پر مجلس مرکزیہ کے شعبہ صنعت و حرفت کی طرف سے ایک صنعتی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اس میں مجلس مرکزیہ کے علاوہ لائل پور، سرگودھا، کراچی اور مشرقی پاکستان کی مجالس نے خدام کی تیار کردہ متعدد خوبصورت اور دیدہ زیب مصنوعات نمائش کے لئے پیش کیں۔ خدام اور زائرین نے اس نمائش میں بھی گہری دلچسپی لی اور ان مصنوعات کو سراہا۔

اختتامی اجلاس

آخری روز ۱۹ اخاء کو اجتماع کے اختتامی اجلاس کا انعقاد ۳ بجے سہ پہر عمل میں آیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ٹھیک تین بجے جب مقام اجتماع میں تشریف لائے تو پنڈال میں موجود جملہ خدام نے کھڑے ہو کر اور اھلاً وسھلاً ومرحبا۔ کا اسلامی نعرہ بلند کر کے حضور کا استقبال کیا (یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس پنڈال نہایت خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے تیار کیا گیا تھا۔)

حضور ایدہ اللہ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے حضور کی خدمت میں مختلف مقابلہ جات میں نمایاں امتیاز حاصل کرنے والے خدام کو شرف مصافحہ عطا کرنے کی درخواست کی۔ چنانچہ حضور نے ان سب خدام کو باری باری مصافحہ کا شرف بخشا۔ امسال مجلس اطفال الاحمدیہ شہر سیالکوٹ جملہ مجالس میں اوّل قرار دی گئی تھی۔ چنانچہ حضور نے اس مجلس کو اپنے دست مبارک سے علم انعامی عطا فرمایا۔ مجلس لائل پور اور ڈرگ روڈ (کراچی) علی الترتیب دوم اور سوم قرار پائی تھیں۔ حضور نے انہیں سندات عطا فرمائیں۔ مجالس خدام الاحمدیہ کی قیادت ہائے اضلاع کے جائزہ کے لحاظ سے ضلع سرگودھا اوّل، ضلع ملتان دوم اور اضلاع ساہیوال اور لائل پور سوم قرار پائے تھے۔ حضور نے ان سب اضلاع کی قیادتوں میں بھی اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے اور سندات دیں۔

بعدہٗ اختتامی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو جامعہ احمدیہ کے طالب علم مکرم صالح محمد خان صاحب نے کی۔ ان کے بعد مکرم خلیل احمد صاحب جاوید نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے بعض منتخب اشعار بہت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے شائع کردہ تازہ مجلہ "یادگار" کا ذکر کرتے ہوئے خدام کو تحریک فرمائی کہ وہ اس خوبصورت اور مفید مجلہ کو اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بطور تحفہ پیش کر کے اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں۔

بعد ازاں حضور نے خدام کو اپنے نہایت ہی روح پرور بصیرت افروز اور ولولہ انگیز خطاب سے نوازا۔ جو ایک گھنٹہ سے بھی زائد عرصہ تک جاری رہا۔ خدام نے حضور کا یہ خطاب جو علوم و معارف حقائق و دقائق نیز بیش بہا نصائح سے پُر تھا نہایت ذوق و شوق اور کمال درجہ محویت کے عالم میں سنا۔ اس وقت اجتماع اور اس کے ماحول پر عجیب مسحور کن کیفیت طاری تھی۔ اس پر معارف خطاب کا خلاصہ آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا انشاء اللہ)

خدام کو اختتامی خطاب سے نوازنے کے بعد حضور نے جملہ خدام سے ان کا عہد دہرایا چنانچہ ہزاروں خدام کو کھڑے ہو کر اپنے آقا ایدہ اللہ کی اقتداء میں اپنا عہد دہرانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بعدہٗ حضور نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی جو اپنی کیفیت اور تاثیر کے لحاظ سے ایک خاص شان کی حامل تھی۔ اجتماعی دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے خدام کو مخاطب کر کے انہیں مزید دعاؤں سے نوازتے اور انہیں واپس جانے کی اجازت دیتے ہوئے نہایت ہی پیارے اور محبت بھرے الفاظ میں انہیں رخصت فرمایا۔

اس طرح مجلس خدام الاحمدیہ کا ۲۷ واں سالانہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں اور ایک صرف اخلاص و عقیدت، خدمت و فدائیت اللہ دوسری طرف بے پایاں محبت و شفقت کے پُرکیف نظاروں کے درمیان نہایت درجہ کامیابی و خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

لجنہ اماء اللہ کا بارہواں مرکزی سالانہ اجتماع کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

مستورات اور ناصرات سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

ربوہ ۲۰ اخاء۔ کل اڑھائی بجے بعد دوپہر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا بارہواں سالانہ اجتماع جو ۱۷ اخاء کو شروع ہوا تھا بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ اس دفعہ اس اجتماع میں مختلف مقامات کی ۹۰ لجنات نے شرکت کی جن کے ۵۹۰ نمائندے شامل ہوئے۔ زائرین سمیت اجتماع میں شامل ہونے والوں کی تعداد کم و بیش ۶۰۰۰ رہی۔

مورخہ ۱۸ اخاء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی مستورات اور ناصرات سے ایک گھنٹہ تک اہم خطاب فرمایا۔ حضور نے اپنی بصیرت افروز تقریر میں احمدی مستورات کو نصیحت فرمائی کہ انہیں علیٰ وجہ البصیرت ایمان پر قائم ہونا چاہیئے انہیں دینی مسائل اور احمدیت کی امتیازی خصوصیات کا اچھی طرح علم ہونا چاہیئے اس سلسلے میں پیدائشی اور نسلی احمدیوں میں جو کمزوری واقع ہو رہی ہے احمدی مستورات کا بھی فرض ہے کہ اس کا تدارک کریں تاکہ وہ بھی اپنی عملی زندگیوں میں صحابیات کے پاک نمونہ پر چلتے ہوئے مردوں کے شانہ بشانہ اسلام کے لئے قربانیوں میں حصہ لے سکیں۔

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اجتماع سے خطاب فرمایا۔ افتتاحی اجلاس کی تقاریر لجنہ مرکزیہ کی صدر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے فرمائیں۔ اس اجتماع کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس کی مجلس شوریٰ نے آئندہ پانچ سال کے لئے لجنہ مرکزیہ کی صدر کا انتخاب بھی کیا۔ مجلس شوریٰ نے متفقہ طور پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کو صدر بنانے کی سفارش کی تھی جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرما لیا۔

تینوں دن پروگرام کے مطابق کارروائی جاری رہی۔ مختلف دینی، علمی اور تعلیمی مقابلے ہوئے اور اہم موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ لجنہ کے کام کو ترقی دینے کے لئے متعدد تجاویز پاس ہوئیں۔

(سیکرٹری اشاعت)

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا احمدی اطفال سے خطاب ان کے نام خصوصی پیغام

ربوہ — الحمد للہ کہ اطفال الاحمدیہ کا ۲۶ واں سالانہ اجتماع جو مورخہ ۱۷ اخاء کو ربوہ میں شروع ہوا تھا تین دن تک جاری رہنے کے بعد ۱۹ اخاء کو بعد دوپہر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ اس اجتماع میں ۶۳ مجالس اطفال الاحمدیہ کے کل ۱۵۸۱ اطفال نے شرکت کی۔

اجتماع کے دوسرے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مقام اجتماع میں تشریف لا کر احمدی بچوں سے نہایت اہم خطاب فرمایا جس میں حضور نے تمام احمدی بچوں کو یہ حکم دیا کہ وہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۹ء (۲۶ فتح ۱۳۴۸ ہش) تک سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کریں۔ حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ ایک ایسا کتابچہ جلسہ سالانہ تک تیار کر کے شائع کر دے جس میں بنیادی علوم اور مسائل کے متعلق آیات، احادیث اور ضروری حوالے شامل ہوں۔ تاکہ اطفال ان کو زبانی یاد کریں۔ حضور نے اپنے خطاب میں احمدی بچوں کو نہایت دلنشین انداز میں بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ اطفال الاحمدیہ نے مختلف علمی اور دینی مقابلہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور اسلامی روح مسابقت کا شاندار مظاہرہ کیا۔

اجتماع کے آخری روز ۱۹ اخاء کی دوپہر کو اختتامی اجلاس منعقد ہوا جس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اطفال سے خطاب فرمایا۔ نیز امتیاز حاصل کرنے والے اطفال میں فرداً فرداً انعامات کی۔ بعدہٗ اطفال نے خدام کے مقام اجتماع میں جا کر اختتامی اجلاس میں شرکت کی اور حضور ایدہ اللہ کے خطاب سے استفادہ کیا۔ الحمد للہ اور اس طرح اطفال کا یہ اجتماع ہر لحاظ سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(شعبہ اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

21 اکتوبر 1969